گورنر کا جائزہ

مالی سال 16ء کا بینک دولت پاکستان کا کارکردگی کا جائزہ پیش خدمت ہے جو ملک کی حالیہ معاشی تاریخ کا ایک اور امید افزا سال تھا۔ سال کے دوران معاشی اظہاریے بہتر ہوتے رہے اور اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 2.9 فیصد کی تاریخی سطح تک گر گئی، حقیقی جی ڈی پی 4.7 فیصد بڑھ گئی جو پچھلے آٹھ برسوں میں حاصل ہونے والی بلند ترین سطح ہے اور زرمبادلہ کے ذخائر تاریخ کی بلند ترین سطح 23.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ دوران سال نجی شعبے کا قرضہ تقریباً دگنا ہوگیا اور خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر ہوگئی جبکہ پچھلے سال 0.9 ارب ڈالر تھی جس کی بڑی وجہ سی پیک سے متعلق جاری منصوبے ہیں۔

کم گرانی کے ماحول سے پالیسی ریٹ کو 75 بی پی ایس کم کرکے 5.75 فیصد تک لانے کے لیے مزید گنجائش مہیا ہوئی تاکہ سرمایہ کاری اور کاروباری سرگرمیوں کو سہولت مل سکے اور امانتوں پر حقیقی شرح منافع مثبت رہے۔ سال کے دوران پاکستان جنوبی ایشیا کا پہلا اہم ملک بن گیا جس نے نومبر 2015ء میں ایس بی پی ایکٹ 1956ء میں ضروری ترامیم کے بعد ایک خودمختار زری پالیسی کمیٹی قائم کی۔ اس کمیٹی میں تین بیرونی ماہرین معاشیات، اسٹیٹ بینک بورڈ کے تین ارکان اور اسٹیٹ بینک کے تین ایگزیکٹوز شامل ہیں جبکہ گورنر اس کے چیئرمین ہیں۔ کمیٹی کو آزادانہ طور پر زری پالیسی تشکیل دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاسوں کی روداد بھی عام کی جاتی ہے تاکہ شفافیت کو یقینی بنایا جاسکے اور عوام اور متعلقہ فریق کمیٹی کے فیصلہ سازی کے عمل کو بہتر طور پر سمجھ سکیں۔

سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران کچھ تغیر کے بعد بازار مبادلہ بھی مستحکم رہا۔ روپے اور امریکی ڈالر کی مساوات پہلی سہ ماہی میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں تقریباً تین فیصد کم ہونے کے بعد آخری تین سہ ماہیوں میں لگ بھگ 105 روپے فی ڈالر پر مستحکم ہوگئی۔ برآمدات 8.8 فیصد کم ہوئیں تاہم ترسیلات زر 6.4 فیصد بڑھیں اور سال کے آخر تک 19.92 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ مارکیٹ بھی سیال رہی جس سے نہ صرف شرح مبادلہ کا استحکام قائم رکھنے میں مدد ملی بلکہ اسٹیٹ بینک زرمبادلہ کے ذخائر کو بھی بھرپور رکھنے میں کامیاب رہا جو پانچ ماہ سے زائد کے درآمدی بل کے مساوی ریکارڈ بلند سطح پر پہنچ گئے۔ ان ذخائر کی سرمایہ کاری، جس کا انتظام داخلی اور خارجی دونوں طرح کیا جارہا ہے، تحفظ، سیالیت اور منافع کے رہنما اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف النوع آلات میں کی گئی ہے۔

دوران سال بینکاری صنعت کو گرتی ہوئی شرح ہائے سود اور تفاوت کی بنا پر اپنے منافع پر کچھ دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ادائیگی قرض کی بلند سطح، مضبوط سرمایہ جاتی بنیاد، محدود غیر فعال قرضوں اور بہتر ہوتے ہوئے انتظام خطر نظام کے طفیل منظرنامہ مستحکم معلوم ہوتا ہے۔ سال کے دوران بینکاری صنعت میں 16.1 فیصد نمو ہوئی۔ نجی شعبے کے قرضے کا دگنا ہونا سال کے دوران سب سے حوصلہ افزا پیش رفت تھی جس نے حقیقی جی ڈی پی کی 4.7 فیصد نمو کے حصول میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ کامیابی کپاس کی فصل میں 27 فیصد کمی کی وجہ سے زراعت کے شعبے کو دھچکا لگنے کے باوجود ہوئی۔ نجی شعبے کے قرضے میں بھاری اضافہ ملک کے سرمایہ کاری ماحول میں مجموعی بہتری پر کاروباری برادری کے اعتماد کا مظہر ہے۔

اس سال اسلامی بینکاری کے اثاثوں اور امانتوں میں بالترتیب 16.8 فیصد اور 14.1 فیصد کی دوہندسی نمو ہوئی۔ جون 2016ء تک اس کے اثاثوں کی نمو بڑھ کر 1745 ارب روپے ہوگئی جو بینکاری نظام کے 11.4 فیصد اثاثوں کی نمائندگی کرتی ہے جبکہ 1461 ارب روپے کی امانتیں بینکاری صنعت کی امانتوں کی بنیاد کے 13.2 فیصد کے برابر ہے۔ اسلامی بینکاری صنعت کی رسائی بھی خاصی بڑھی ہے۔ اس کا برانچ نیٹ ورک بڑھ کر ملک بھر کے 98 اضلاع میں 2146 برانچوں پر محیط ہوگیا ہے۔ یہ اسلامی بینکاری صنعت کے دوسرے اسٹریٹجک پلان 18-2014ء میں مقرر کردہ 2000 برانچوں کے ہدف سے خاصا زیادہ ہے۔

"ایس بی پی وژن 2020" کے مطابق اسٹیٹ بینک نے مالی نظام استحکام فریم ورک کی مضبوطی پر کام کا آغاز کیا ہے۔ سال کے دوران مالی استحکام سے متعلق مسائل اور اقدامات، بشمول بحرانی حالات میں کارروائیوں کے انتظام، اور ملک میں ڈی ایس آئی بیز کی شناخت و نگرانی اور مجموعی نگرانی، پر توجہ مرکوز کرنے اور ان کی سمت درست

رکھنے کے لیے ایک علیحدہ 'شعبہ مالی استحکام' قائم کیا گیا۔ مالی استحکام کے مسائل پر بحث اور رابطہ کاری کے لیے ایک اندرونی فورم کے طور پر ایک مالی استحکام ایگزیکٹو کمیٹی بھی تشکیل دی گئی ہے جبکہ قومی سطح کی مالی استحکام کونسل کے قیام کی تشکیل کی جارہی ہے۔

بینکوں کے ضوابطی اور نگرانی ڈھانچے کو بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ بنیادی اصولوں اور معیارات سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے اس پر مسلسل نظر ثانی کا عمل جاری رہتا ہے۔ دوران سال دو ضوابطی سیالیت کے معیارات یعنی سیالیت کوریج تناسب (LCR) اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب (NSFR) کے ہمراہ خطرات کی نگرانی کے پانچ طریقوں کا مجموعہ 2017ء میں عملدرآمد کے لیے جاری کیا گیا۔ اس کی مدد سے بینک معروضی طور پر خطرۂ سیالیت کی پیمائش اور ضروری اصلاحی اقدامات کر سکیں گے۔ خطرے پر مبنی نگرانی کی اگلی سطح تک ترقی کرنے کے لیے ایک رسک بیسڈ سپر وژن منصوبہ بھی شروع کیا گیا ہے۔ اس سے وسائل کی ترجیحات کا تعین کرنے، مالی دباؤ کے حالات میں جوابی اقدامات کو بہتر بنانے اور ادارہ جاتی سطح پر خطرات کی تفہیم بڑھانے میں مدد ملے گی۔ ڈپازٹ انشورنس اسکیم بھی جس کا طویل مدت سے انتظار تھا مستقبل قریب میں شروع ہونے والی ہے کیونکہ دوران سال قومی اسمبلی اور سینیٹ دونوں نے مجوزہ ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن ایکٹ 2015ء منظور کرلیا ہے۔ یہ قانون موثر ڈپازٹ بیمہ نظام کے لیے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف ڈپازٹ انشوررز کے بنیادی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ اسکیم کے مطابق ڈپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن قائم کی جائے گی جو اسٹیٹ بینک کا ذیلی ادارہ ہوگا تاکہ اس کارپوریشن کے بورڈ کی طے کردہ ایک خاص حد تک تمام امانت گزاروں کو کوریج فراہم کی جاسکے۔ کارپوریشن کی رکنیت ملک میں کام کرنے والے تمام بینکوں کے لیے لازمی ہوگی۔ کارپوریشن کے قیام سے مالی استحکام کے بنیادی ڈھانچے میں ایک بڑا خلا پُر ہوجائے گا اور بینکاری نظام پر عوام الناس کا اعتماد اور بھروسہ مزید بڑھے گا۔

اسٹیٹ بینک کی ضوابطی اور نگرانی کی پالیسیوں اور اقدامات میں صارف کے تحفظ اور صارفین سے منصفانہ برتاؤ کو یقینی بنانے پر بہت توجہ دی جاتی ہے۔ دوران سال بینکوں میں صارفین سے منصفانہ برتاؤ کو یقینی بنانے کے لیے متعدد رہنما خطوط اور ضوابط جاری کیے گئے۔ مزید یہ کہ صارفین سے بینکوں کے طرز عمل کو جانچنے کے لیے ایک معتبر طریقہ کار فراہم کرنے کے لیے ایک کنڈکٹ اسیسمنٹ فریم ورک تیار کرکے بینکوں کو دیا گیا۔ یہ فریم ورک بینکوں کو اپنا طرز عمل معروضی طور پر جانچنے میں مدد دے گا اور اس سے اسٹیٹ بینک کے لیے بھی جائزہ لینا آسان ہوجائے گا۔ مالی خواندگی کو بہتر بنانے کی مہم میں بھی تیزی لائی گئی ہے کیونکہ مالی مصنوعات اور خدمات سے صارفین کی بہتر آگہی بینکوں کی طرف سے صارفین سے غیر منصفانہ برتاؤ کے خلاف پہلا دفاعی مورچہ ہوگا۔

ملک میں ایک جدید اور مضبوط نظام ادائیگی ایس بی پی وژن 2020 کا ایک کلیدی مقصد اعلیٰ ہے جس میں یہ شامل ہیں: i) ایک قومی نظام ادائیگی حکمت عملی تیار کرنا،ii) ادائیگیوں، کلیئرنگ اور چکتائیوں کے انفراسٹرکچر کو جدید بنانا اور توسیع دینا تاکہ کارکردگی، تحفظ، لاگت اور رسائی کو بہتر بنایا جاسکے،iii) مالی منڈیوں کے انفراسٹرکچر کے لیے ایک مضبوط ضوابطی اور نگراں فریم ورک نافذ کرنا، اورiv) زیرگردش نوٹوں اور سکّوں کے معیار، سیکورٹی اور مقدار کو برقرار رکھنا۔ بینکوں کے صارفین کی جانب سے پرزم کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے بینکوں کو اپنی برانچوں میں پرزم فنڈز ٹرانسفر کی سہولت کی دستیابی کو یقینی بنانے اور عوام الناس میں اس کے استعمال کے بارے میں آگہی پیدا کرنے کی ہدایت کی گئی۔ ملک میں آنے والی ترسیلات کی بروقت بین البینک منتقلی کو یقینی بنانے کے لیے پرزم کا استعمال مفت کردیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ پرزم کی استعداد بڑھانے اور بڑی مالیت کے نظام ادائیگی میں موجود نظمی خطرات سے نمٹنے کے لیے پرزم کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ دوران سال شروع کیا گیا جو مالی سال 17 میں مکمل ہوگا۔ اسٹیٹ بینک نے ون لنک کے ذریعے اپنا پہلا ملکی ادائیگی کارڈ پے پاک بھی جاری کیا تاکہ ملک میں صارفین کو کارڈ کی مدد سے ایک سستا حل مہیا ہوسکے۔ توقع ہے کہ اس کی وجہ سے ملک میں کارڈ کا استعمال ایک اہم ادائیگی کے آلے کے طور پر بڑھے گا اور نظام ادائیگی کو جدید خطوط پر استوار کرنے میں مدد دے گا۔

پچھلے برس عالمی بینک کے تعاون سے تیار کردہ قومی مالی شمولیت حکمت عملی کا نفاذ دوران سال بھرپور طور پر جاری رہا۔ آسان شرائط کے ساتھ کم خطرے کے حامل 'آسان اکاؤنٹ' کے متعارف کیے جانے سے 1.13 ملین افراد بینکاری نظام میں شامل ہوئے۔ مالی شمولیت بڑھانے کے لیے برانچ لیس بینکاری ایک اور اہم ذریعہ ہے۔ اس شعبے نے دوران سال تقریباً دس لاکھ موبائل والٹس کا اضافہ کیا جس سے ملک بھر میں مجموعی موبائل والٹس کی تعداد 14.6 ملین ہوگئی۔ مزید یہ کہ کاغذی کارروائی اور کسی

دشواری کے بغیر اکاؤنٹ کھولنے کے عمل میں مدد دینے کے لیے ایجنٹوں کی دکانوں پر 55000 بایو میٹرک آلات نصب کیے گئے ہیں جس سے ایک شمولیتی مالی نظام کی تشکیل کا ہدف حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ زرعی اور دیہی مالیات کی توسیع بھی مالی شمولیت کی حکمت عملی کا اہم جز ہے۔ دوران سال شعبہ زراعت کی منفی نمو کے باوجود زرعی مالکاری کی نمو کی رفتار قائم رہی اور وہ 16 فیصد بڑھ کر 599 ارب روپے ہوگئی۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ زرعی مالکاری کے شعبے میں سال کے دوران 200000 نئے قرض لینے والوں کا اضافہ ہوا۔ اس طرح اس شعبے کی مجموعی رسائی بڑھ کر 24 لاکھ فعال قرض گیروں تک پہنچ گئی جبکہ پچھلے سال 22 لاکھ قرض گیر تھے۔

ہاؤسنگ فنانس کے شعبے میں کچھ حوصلہ افزا سرگرمیاں دیکھی گئیں۔ یہ شعبہ دوران سال تقریباً 17 فیصد بڑھ گیا اور اس میں 20.13 ارب روپے تقسیم کیے گئے جو آج تک کی بلند ترین رقم ہے۔ اس کا سبب ملک میں کم شرح سود کا ماحول ہو سکتا ہے۔ سال کے دوران اسٹیٹ بینک مالی اداروں کی بحالی کے آرڈیننس 2001ء میں بھی ترمیم کرانے میں کامیاب رہا تاکہ بینک ہاؤسنگ فنانس کے نادہندگان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرسکیں۔ اس سے بینکوں کا ایک اہم مسئلہ حل ہوا جس سے ہاؤسنگ فنانس کی مارکیٹ کو بڑھاوا ملے گا۔ اسٹیٹ بینک 'سبز بینکاری' کو بھی فروغ دے رہا ہے جس سے ملک کو درپیش توانائی کی قلت اور ماحول کی خرابی کے مسائل سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔ ترقیاتی مالیات گروپ میں ایک خصوصی یونٹ قائم کیا گیا ہے جو سبز بینکاری کے اقدامات کے لیے فوکل پوائنٹ کا کام کرے گا۔

ضروری ادارہ جاتی استعداد میں اضافہ کیے بغیر مقاصد اعلیٰ پر پیش رفت ممکن نہیں۔ جیسا کہ وژن 2020 میں کہا گیا ہے کہ اسٹیٹ بینک نے انسانی وسائل اور اطلاعی ٹیکنالوجی کی استعداد بڑھانے اور ادارہ جاتی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے بھرپور کوششیں کی ہیں۔ مارکیٹ سے خصوصاً انٹری لیول پر معیاری انسانی وسائل لانے کے لیے کی انسانی وسائل ٹیم نے ملک بھر میں بزنس اور مینجمنٹ اسکولوں کے دورے کیے تاکہ 'ایمپلائر آف فرسٹ چوائس' کے طور پر اسٹیٹ بینک کی ترویج کی جاسکے۔ مزید یہ کہ چونکہ اسٹیٹ بینک ایک علمی ادارہ ہے اس لیے تربیت و پرداخت پر بہت زیادہ سرمایہ کاری کررہا ہے تاکہ انسانی وسائل کی مہارتیں شعبے کے حرکیات سے ہم آہنگ رہیں۔ دوران سال اسٹیٹ بینک کے اندر 8058 دن کی تربیت دی گئی جبکہ 170 افسران کو معروف بین الاقوامی اداروں اور مرکزی بینکوں میں غیر ملکی تربیت کے لیے بھیجا گیا۔ مڈل اور سینئر مینجمنٹ کے افسران کی قائدانہ مہارتوں کو صیقل کرنے کے لیے عالمی شہرت یافتہ 'مینجمنٹ گرڈ' پروگرام کا کئی بار اعادہ کیا گیا جس سے مڈل اور سینئر مینجمنٹ کی سطح کے لگ بھگ 125 افراد کو اپنی قائدانہ صلاحیتیں بڑھانے کا موقع ملا۔ مزید برآں، 35 افراد نے جارج واشنگٹن یونیورسٹی کی فیکلٹی سے انٹرنیشنل سرٹیفکیشن آف انٹرپرائز رسک مینجمنٹ کا کورس مکمل کیا۔

انسانی وسائل کی ترقی کے علاوہ اطلاعی نظام میں مسلسل بہتری اور مضبوطی لانے کا عمل بھی اسٹیٹ بینک کی ترقی کی حکمت عملی کا اہم جز ہے۔ سال کے دوران آئی ٹی سسٹم کو اپ گریڈ کرنے کے لیے کئی بڑے منصوبے شروع کیے گئے جن میں بنیادی بینکنگ سسٹم (گلوبس جی 11) کو اپ گریڈ کرکے تازہ ترین ورژن ٹیمینوس ٹی 24 آر 15 لانا، اندرونی سرورز، اسٹوریج ایریا نیٹ ورک سسٹمز اور نئے اور اپ گریڈڈ بزنس سسٹمز اور ایپلی کیشنز کی ہوسٹنگ کی ضروریات پوری کرنے ک لیے آپریٹنگ سسٹمز کو تبدیل کرنا شامل ہیں۔ مزید یہ کہ اہمیت کے حامل علاقائی سائبر حملوں کے واقعات کے پیش نظر آئی ٹی انفرا اسٹرکچر اور سوئفٹ کے نظام کا مفصل جائزہ لیا گیا اور ٹیکنالوجی اور بزنس پروسیسز میں ردوبدل کی گئی۔

آخر میں میں اسٹیٹ بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹر کی مسلسل اعانت اور رہنمائی پر ان کا شکر گزار ہوں۔ میں سینئر انتظامیہ کی ٹیم کے ارکان اور اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کا بھی تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جو ادارے کے مقاصد کے حصول کے لیے انتھک کام کرتے ہیں۔

اشرف محمود وتھرا

گورنر / چیئرمین

31 اکتوبر، 2016